نظر ۲

عرب جاہلیہ میں فنِ دباغت

احمد خان —— ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

(۴)

دباغت کا عمل تقریباً تمام جزیرۂ عرب میں عام تھا۔ اس لئے یہ قیاس کرنا بے جا نہ ہوگا کہ مختلف علاقوں میں دباغت کے لئے مختلف چیزیں استعمال ہوتی ہوں گی۔ ممکن ہے کہ علاقائی استعمال کی نسبت سے دباغت میں استعمال ہونے والی اشیاء کے تنوع اور ان کے اصناف میں اضافہ ہوتا گیا ہو۔ ہمارے لئے دباغت میں استعمال ہونے والی تمام جڑی بوٹیاں اور دیگر اشیاء کا حصر بہت دشوار ہے۔ تاہم ان میں سے زیادہ مشہور کے بارے میں معلومات جمع کی جا سکتی ہیں۔

ان اشیاء میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی شے "قرظ" ہے۔ اس کے بارے میں یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ آیا یہ بوٹی تھی، درخت تھا یا صرف ہر درخت کی چھال کو قرظ کہا گیا۔ ہم اس شے کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔

قرظ: ACACIA NILOTICA OR MIMORA NILOTICA

الصحاح میں لیث کا قول ہے کہ یہ "سلم" کے ورق ہیں جن سے دباغت کا کام لیا جاتا ہے یا یہ "سنط" کا پھل ہے جس سے "اقاقیا" بنایا جاتا ہے[1] مگر یہ درست نہیں اس لئے کہ سلم کے اوراق کا نام خبط ہے اور وہ اونٹوں کی خوراک کا کام دیتے ہیں۔ ان سے دباغت کا کام نہیں لیا جاتا[2] ابو حنیفہؒ کہتے ہیں کہ عرب کے اندر سب سے عمدہ چیز جس سے دباغت کا کام لیا جاتا ہے وہ قرظ کے ورق ہیں۔ گویا ان کی نظر میں یہ کوئی پودا ہے۔ مگر دوسری جگہ کہتے ہیں یہ ایک بڑا سا

---

[1] تاج العروس مادہ سلم۔ [2] لین (LANE): مدّ القاموس مادۂ خبط

درخت ہے جس کی چھال موٹی ہوتی ہے۔ اس کے پتے سیب کے درخت سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اس قرظ کے دانے بھی ہوتے ہیں جو ترازو میں تولنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ مگر یہ بھی درست نظر نہیں آتا۔ اس لئے کہ ابن الفیومی صاحب المصباح کہتے ہیں: مشہور ہے کہ قرظ چُنا اور اکٹھا کیا جاتا اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ درخت چُنے نہیں جاتے، مگر درختوں کے پھل چُنے جاتے ہیں اس لئے قرظ "العضاہ" درخت کے پھل کا نام ہے۔ جو پھلی کے اندر ہوتا ہے[4] اس قرظ کو سنط بھی کہتے ہیں۔ قرظ یمن میں کثرت سے ہوتا تھا، چنانچہ یمن کو "بلاد القرظ" ہی کا نام دیا جاتا تھا[5] مکہ کے گردونواح میں بھی بڑی مقدار میں پیدا ہوتا تھا۔ ازرقی اپنی کتاب "اخبار مکہ" میں ممالیک کے تذکرے کے ضمن میں لکھتے ہیں:

وكانت الخرف عليهم مظلة والأرلعة مغدقة والأدوية بجال والعضاه ملتفة والارض مبقلة وكانوا في عيش رضي۔[6]

یمن میں قرظ کی کثرت ضرب المثل تھی۔ اس میں سے کچھ علاقے ایسے تھے جو بہت زیادہ پیداوار بہم پہنچاتے تھے۔ چنانچہ قرظ حصن الغراب (ایک گول پہاڑ جسے پہلے حصن الهجوم کہتے تھے) پر بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ اس پہاڑ کی آبادی میں بڑی بڑی چکیاں پائی گئی ہیں جن میں قرظ کو پیسا جاتا تھا۔ اور اسے مقامی استعمال کے علاوہ باہر بھی بھیجا جاتا تھا۔[7]

یمن کے جنوب میں ایک جزیرہ ہے جسے "قیس" کہتے تھے۔ اس جزیرے میں قرظ بہت ہوتا تھا۔[8]

صعدہ کے گردونواح میں بھی قرظ کثرت سے ہوتا تھا۔ صفۃ جزیرۃ العرب میں ہمدانی کہتے ہیں:

وصعدة بلد الدباغ في جاهلية الجهلاء وهي في وسط بلاد القرظ بما وقع فيها القرظ من

---

[3] تاج العروس مادہ قرظ۔ [4] المصباح المنیر مادہ قرظ۔

[5] لین: مدالقاموس مادہ قرظ

[6] الأزرقی: اخبار مکہ ط مکہ ۱۳۵۲ھ ج ۱ ص ۸۵

[7] تاریخ المستبصر صفحہ ۲۰

[8] ایضاً: ۲۹۵

ألف رطل إلى خمسمائة بدينار مطوق على وزن الدراهم القفلة. [9]

اس علاقہ کی حد یوں قائم کی ہے:

وذلك فى موسط بلاد القرظ وهو يدور عليها فى مسافة يومين فحدّه من الجنوب خيوان وبلاد وادعة ومن الشمال مهجرة فى رأس النضج من أرض بنى حيف وادعة ايضا ومن المشرق مساقط برط فى الغائط ومن المغرب معدن القفاعة من بلد الأخدود من خولان. [10]

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صعدہ کے گرد و نواح میں کس قدر بافراط حالت میں قرظ اُگا تھا۔ اور استعمال ہوتا تھا۔

یمن کے اندر "المزدوية المرّة" ایک مقام تھا جہاں قرظ کو پیسنے کے لئے بڑی بڑی چکیاں استعمال ہوتی تھیں۔ اس شہر کے ارد گرد اتنی مقدار میں قرظ تھا کہ اس کی باقاعدہ تجارت کرتے تھے۔ اسے پیس کر استعمال کے قابل بناتے پھر اس کو دوسرے لوگوں تک پہنچاتے تھے۔ [11]

ادھر وسطی عرب میں بھی قرظ وافر مقدار میں پیدا ہوتا تھا۔ وادی "العقیق" میں سے قرظ جو کہ وہاں اپنی ضرورت پوری کرنے کے بعد بچ جاتا وہ مکہ مکرمہ لے جایا جاتا اور وہاں پر لوگ اسے دباغت میں استعمال کرتے تھے۔ [12]

علقی: صاحب القاموس کہتے ہیں کہ یہ ایک درخت ہے جس سے دباغت کا کام لیا جاتا ہے مگر ابن سیدہ کا کہنا ہے کہ یہ ایک قسم کی نباتات ہے۔ مگر وہ بھی اس پر متفق نہیں ہیں پھر خود ہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے وہ گوبر ہو یا نمک ہو جو دباغت میں جانے سے قبل کھال پر لگا دیا جاتا ہے۔

صِرف: ایک سُرخ شے ہوتی ہے جس سے کھال کی دباغت کی جاتی ہے۔ ایک جاہلی شاعر کلحبۃ الیربوعی کہتا ہے: [13]

كميت غير محلفة، ولكن ... كلون الصِرف عُلّ به الأديم

---

[9] صنعة جزيرة العرب ص ۱۱۳-۱۱۴ — [10] ايضاً ص ۶۷

[11] تاريخ المستبصر ص ۹۷-۹۸ — [12] ايضاً ص ۳۲

[13] لسان العرب مادہ صرف

صحاح میں ہے کہ اس سرخ رنگ سے جوتوں کے تسمے رنگے جاتے ہیں۔

فُوَّہ: قاموس میں ہے کہ یہ ننّے والی بُوٹی ہے جس سے چمڑا رنگا جاتا ہے مجیٹھ کہلاتی ہے اور کھال کی سطح کو پھٹنے سے بچاتی ہے۔ اس کے اگانے کا کام یمن میں ہوتا تھا۔ ابن الجادر اس کے بارے میں لکھتا ہے[14]: کہ اس مرتبہ یمن کے تقریباً تمام پہاڑوں پر فوہ ہی کو اُگایا گیا اور باقی غلے وغیرہ موقوف کر دیئے گئے۔ ایک جریب سے انھوں نے ساٹھ دینار کی قیمت کا فوہ حاصل کیا۔

النجب: ابن سیدہ کہتا ہے کہ نجب کسی درخت کی چھال کو کہتے ہیں اور وہ "سوق الطلح" ایک درخت کی ہے۔ ابو حنیفہ کا کہنا ہے کہ ہر ایک درخت کی چھال کو یہ نام دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ وہ "سلم" کی چھال سے دباغت کی ہوئی جلد کو بھی مدبوغ منجب کہتے ہیں[15] صاحب اللسان کہتا ہے کہ یہ بیری (سِدر) کی چھال ہوتی ہے اور سرخ رنگ دیتی ہے[16]

قرنوة (LOTUS CORNICULATUS): یہ ایک قسم کی بوٹی ہے جس کے ورق چوڑے ہوتے ہیں۔ یہ ریتلی اور کنکریل زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا رنگ کچھ مٹی مائل ہوتا ہے اور "خندقوق" کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ ابو حنیفہ، ابو زیادہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ ایک گھاس ہے جو مٹیالے اور ہرے رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کا تنا ذرا سرخی مائل ہوتا ہے[17]

اَرطی (CALLIGONUM COMOSUM): بعض نے اسے افعل کے وزن پر اور دوسروں نے اسے فُعلی کے وزن پر خیال کیا ہے۔ یہ ایک قسم کا درخت ہے جو عموماً ریتلے علاقہ میں ہوتا ہے۔ عضاہ جھاڑی سے ملتا جلتا ہے۔ اس کا تنا قد آدم کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے پتوں کو "ھدب" کہتے ہیں اور پھل عناب کے مشابہ ہے۔ اس کا پھول خلاف (SALIX AEGYPTIA) کی طرح مگر کچھ چھوٹا اور خوشبودار ہوتا ہے۔ صحرائی جانور گرمی، سردی اور بارش وغیرہ سے بچنے کی خاطر بعض اوقات ان کے اندر پناہ لیتے ہیں۔ اس کا پھل اونٹ بھی کھاتے ہیں۔ اس کے تنے سرخ ہوتے ہیں جو دباغت کے کام آتے ہیں۔[18]

---

[14] تاریخ استبصر ص ۱۷۰

[15] المخصص ج ۴ ص ۱۰۶

[16] لسان لعرب مادہ نجب

[17] لسان العرب مادہ قرنوہ

[18] لین، مدالقاموس مادۃ ارطی

غلفقة (DALMIA TOMENTOSA VATKE): ابو حنیفہ کا قول ہے کہ یہ گھاس کی ایک قسم ہے جسے خشک کر کے پیس لیا جاتا ہے۔ بعدازاں اس کو پانی میں ڈال دیتے ہیں جب خوب گھل مل جائے تو اس میں کھال ڈال دی جاتی ہے۔ اس طرح اس کھال پر سے فضول گوشت اور باقی گندگی سب اتر جاتی ہے اور بعدازاں اس چمڑے کو دباغت کے لئے تیار سمجھا جاتا ہے۔ گویا اس آمیزہ میں ایک دفعہ ڈالی ہوئی کھال پر بال، چربی اور دوسری کوئی ایسی چیز نہیں رہتی جو دباغت میں مانع ہو۔ عربی شاعر المرار کہتا ہے:

حبرين فلا يهنأن الا لغلقة عطينٍ والوال النساء القواعد

یہ حجاز اور تہامہ میں کثرت سے ہوتی ہے۔ حبشہ میں اسے پانی میں ابال کر اس جوشاندہ سے ہتھیاروں پر پالش کے ذریعہ انہیں زہر آلود کیا جاتا مگر صاحب التاج کہتے ہیں کہ یہ ایک درخت (PALM TREE) ہے جس کی ٹہنیوں پر کیڑے ہوتے ہیں اسی وجہ سے اس میں پھل نہیں لگتا اسے کوئی جانور نہیں کھاتا۔ کیونکہ عظلم (الذرائح) کی طرح کڑوا ہوتا ہے۔ اس کی تیزی کی وجہ سے اسے توڑنے والے کے (پیاز کاٹنے والے کی طرح) آنسو آجاتے ہیں۔ صاحب القاموس اور التاج اس بات پر متفق ہیں کہ دباغت کے لئے یہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ اس سے دباغت کی ہوئی جلد کو مغلوق کہتے ہیں۔

دھناء: یہ ایک قسم کی گھاس ہے جو سرخ رنگ کی ہوتی ہے۔ اس کے پتے بہت چوڑے ہوتے ہیں اور انہی پتوں سے اسے رنگا جاتا ہے۔

ظیّان (JASMINUM AURICULATUM) یہ ایک قسم کی بوٹی ہے جس کے پتوں سے دباغت دی جاتی ہے۔

سلم (ACCIA EHRENBERGIANA) یہ ایک قسم کا درخت ہے جس کے پتوں سے دباغت دی جاتی ہے۔ شاعر کہتا ہے: [19]

لما رأيت عديّ القوم يسلبهم طلع الشواجن والطرفاء والسلم

الغرف (CORDIA GHARAF) یہ ایک درخت ہوتا ہے اس کے پتوں سے دباغت کا کام لیا جاتا ہے۔ شاعر کہتا ہے:-

---

[19] ابن درید: کتاب الاشتقاق ط قاہرہ ۱۹۵۸ء ص ۳۵

كأن خضر الغرافيات الوسع   نيطت بأحقى مجز لشاث همع

یہاں پر غرافیات کا مطلب ہے وہ کھالیں جو عرف کی دباغت سے حاصل کی گئی ہوں. ابو منصور کہتے ہیں کہ "وہ درخت جس سے کھالوں کو دباغت دی جاتی ہے وہ صحرا کا بہت مشہور درخت ہے. میں نے اسے خود دیکھا ہے اور غرفیہ کھالیں اسی کی طرف منسوب ہیں. وہ لوگ جو غرفیہ کی تشریح میں ان کھالوں کو شامل کرتے ہیں جو ہاتھ سے ملی جاتی ہیں، وہ غلطی پر ہیں". ابو حنیفہ کا یہ بھی قول ہے کہ ان سب کھالوں کا نام عرف ہے. جو بغیر قرظ کے پکائی جاتی ہیں. اصمعی کا قول ہے کہ وہ کھالیں جو بحرین سے آتی ہیں "عرف" کہلاتی ہیں. اسی طرح ابو خیرہ کہتا ہے: کہ یمانی اور بحرانی دونوں کھالوں کو کہا گیا ہے. ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ: عرف ایک درخت ہے جس سے کمانیں بنائی جاتی ہیں. اور "القزاز" کہتے ہیں کہ اس درخت کے پتوں سے دباغت کا کام لیا جاتا ہے اور اس کی ٹہنیوں سے کمانیں بنائی جاتی ہیں. اس کی تائید ابو محمدؒ نے اصمعی کے واسطے سے کر دی ہے. وہ جگہ جہاں عرف بکثرت پیدا ہو "عزیف" کہلاتی ہے.

عرف کی ایک دوسری شکل بھی ہے کہ ارطی کی ٹہنیوں کو توڑ کر انہیں گارے میں پھینک دیتے ہیں. اس پر کھجوروں کا اضافہ کیا جاتا ہے. بعد ازاں اس سے ایک قسم کی خوشبو سی اٹھتی ہے. اب اس کے اندر چمڑے کو ڈال دیتے ہیں پھر وہ پک جاتا ہے. ان اختلافات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہر علاقہ میں دباغت کے جدا جدا طریقے رائج تھے. اور ان میں عرف کا استعمال قدر مشترک تھا.

الشث : از قسم نباتات ہے جو ارض حجاز تہامہ اور جبال الغور میں بکثرت پیدا ہوتی ہے. صاحب قاموس کہتے ہیں کہ اس میں ایک قسم کی خوشبو بھی ہوتی ہے. اور اس سے لوگ دباغت کا کام بھی لیتے ہیں.[20] شاعر کہتا ہے:

روى تهامة ثم أصبح جالسا   لشعوف بين الشث والطباق

طباق بھی ایک قسم کی بوٹی ہے جو حجاز میں پائی جاتی ہے[21]

حُلّب : زمین پر بچھنے والی یہ بوٹی سردیوں میں جوہڑوں کے کناروں پر ہوتی ہے. اس کی

---

[20] تاج العروس مادہ شث.

[21] صفة جزيرة العرب ص ۲۸۹

سرسبزی کافی عرصہ تک قائم رہتی ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے پتوں والی بوٹی دباغت کے کام آتی ہے۔

عَبَل : اس کے پتے مڑے ہوئے بل دار ہوتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ کوئی الگ بوٹی نہیں بلکہ ارطی کا پھل ہے۔ یہ بوٹی سردی میں خوب بڑھ جاتی ہے اور ساتھ ہی سرخ بھی ہو جاتی ہے۔ بس یہی وقت ہے جب یہ دباغت کے لئے مفید ہے۔

عرتون : ایک قسم کا خشک سا درخت ہے جو عوسج سے ملتا جلتا ہے۔ مگر اس سے ذرا موٹا ہوتا ہے۔ اس کا تنا اتنا طویل نہیں ہوتا۔ اس کی چھال کوٹ کر دباغت کے کام میں لائی جاتی ہے۔ اس سے دباغت شدہ کھال کافی سرخ ہوتی ہے۔

بسر اور تمر (یعنی کچی پکی کھجوروں) سے بھی دباغت کا کام لیا جاتا تھا۔ اسی طرح گوبر (روث) سے بھی دباغت میں مدد لی گئی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سہیل ستارہ بھی دباغت میں کافی حد تک ممد و معاون ہے۔ تاریخ المستبصر میں ہے :۔

حدثنی محمد بن رزق اللہ : قال لی : ھل ترون فی خراسان کوکب سھیل ؟ قلت : لا واللہ۔ قال : لھذا المر یصح لھم دباغۃ الادم۔ قلت : وکیف ذاک ؟ قال کل اقلیم یطلع علیہ سھیل یصح فیہ دباغۃ الأدم لأنہ یحمرّہ و یصیرہ الی ما تری من اللیونۃ والنعومۃ۔[۲۲]

اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس ستارے کا اثر دباغت کی صنعت پر کس قدر ہے۔ اسی کی طرف ایک فارسی شاعر نے اشارہ کیا ہے :۔

برہماں عالم ہمی تابد سہیل   جائے انبہ می کند جائے ادیم

یہ ستارہ عرب میں مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں طلوع ہوتا ہے۔ چنانچہ وہاں کے لوگ اس کا خیال رکھ کر اس کے طلوع کے موسم میں کثرت سے دباغت کا عمل کرتے تھے۔ ابن الأجدابی سہیل کے طلوع و غروب کے سلسلے میں یوں کہتے ہیں :۔

---

[۲۲] تاریخ المستبصر ص ۱۴، ۸۱

(سہیل) وھو یطلع من افق الجنوب و یجری شیئاً، ثم یغیب قریباً من مطلعه وھو یُری بالیمن والحجاز و بالعراق ومصر و بعض بلدان المغرب ولا یُری بالاندلس ولا بخراسان... واول اوقات رؤیته فی آخر القیظ ویُری طالعامع طلوع الفجر[23]

ملاحظہ فرمائیے جن جن مقامات پر سہیل کے طلوع کی نشان دہی کی گئی ہے بالکل وہی مقامات ہیں جن میں دباغت کا کام ہوتا ہے۔ اندلس اور خراسان دو ایسے مقامات ہیں جن میں اس صنعت نے کبھی ترقی نہیں کی۔ بلکہ وہاں کے لوگ ہمیشہ کھالیں باہر سے منگواتے رہے ہیں۔

یہ ستارہ اگست کی نو تاریخ کو حجاز میں ظاہر ہوتا تھا[24] اس وقت لوگ اونٹوں سے ان کے بچے چھڑا دیتے تھے۔ اور ساتھ ہی کہیں کہیں دباغت کا کام بھی ہوتا تھا۔

بیس اگست کو مصر میں طلوع ہوتا تھا۔[25] انتیس اگست کو عراق میں ظاہر ہوتا تھا[26] پھر اگلے ماہ یعنی ستمبر کی چھ تاریخ کو یہ ستارہ المغرب میں طلوع ہوتا تھا۔

اس ستارے کے طلوع کے اثرات سے کھال پر جو نتائج ظہور پذیر ہوتے تھے۔ اس کا اظہار وہ لوگ اپنے کلام میں کئی جگہ کر چکے ہیں اور فارسی کلام میں بھی یہ ذکر موجود ہے۔[28]

⑤

کھال کے حصول کے بعد اس کی دباغت یعنی پختہ کرنا ایک اہم کام ہے۔ دباغت کی تمام تر ذمہ داری اس شخص پر عائد ہوتی ہے جو چمڑے کی دباغت کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی ذرا سی غلطی پورے کے پورے چمڑے کو خراب کر دیتی ہے۔ عربوں نے اس فن میں کافی مہارت پیدا کر لی تھی اور ان سے بہت کم چمڑے خراب ہوتے تھے۔

وہ سب سے پہلے کھال کو نمک لگا کر لپیٹ دیتے اور پھر اسے کسی جگہ پر دفن کر دیتے تھے تاکہ وہ نرم پڑ جائے۔ بعض مقامات پر دفن نہیں کرتے تھے بلکہ یوں ہی چھوڑ دیتے تو کچھ عرصہ کے بعد وہ

---

[23] ابن الاجدابی: الازمنہ والانواء تحقیق ڈاکٹر عزہ حسن ط دمشق ۱۹۶۴ء ص ۴۷

[24] الازمنہ والانواء ص ۱۷۲۔ [25] ایضاً ص ۱۷۰۔ [26] ایضاً ص ۱۷۰۔ [27] ایضاً ص ۱۷۰

[28] ارض القرآن ط اعظم گڑھ ۱۹۵۵ء ج ۲ ص ۱۱۹

کھال دباغت کے قابل ہو جاتی تھی۔ اس عمل کو وہ "عطن" کہتے تھے۔ یوں بھی ہوتا کہ نمک میسّر نہ آتا تو گوبر لگا کر ہی اسے چھوڑ دیتے اور وہ "عطن" کا کام دے جاتا۔ اس عمل میں اس کھال کے کچھ بال گر جاتے اور اس سے بو آنے لگتی۔ یوں گویا پہلا مرحلہ ختم ہو جاتا۔ دوسرے مرحلے میں اس کھال کا اندر کا کچھ حصّہ چھیل دیا جاتا۔ جس کے اندر بال وغیرہ بھی اتر جاتے۔ اسے "تحلئۃ" کہتے تھے۔ اس تحلئۃ کے عمل سے جلد پر سے بال، گندگی اور سیاہی سب اتار دیئے جاتے پھر اسے کسی چیز پر لٹکا دیا جاتا۔

اس مرحلہ میں دباغت کی کوئی چیز اس کے اندر بھر دی جاتی اور اوپر سے پانی ڈالا جاتا۔ اس حالت میں وہ کئی دن رہتی اور پانی ڈالنے والا عمل بار بار دہرایا جاتا۔ حتیٰ کہ وہ پختہ ہو جاتی۔

بعد میں اس کھال کو "دلک" کے ذریعہ نرم کیا جاتا تاکہ وہ مختلف صنعتوں میں استعمال ہو سکے۔ اگر یہ دلک نہ کیا جائے تو جلد کے بہت سخت رہ جانے کا امکان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی سخت چیز بنانا مقصود ہو تو اس وقت چمڑے پر دلک کا عمل نہیں کیا جاتا۔

احتیاط کے باوجود اس عمل میں دباغ کی کاہلی یا کسی اور فنی کوتاہی کے باعث کھال کے خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اور اسی طرح اس عمل میں پانی نہ دیا جائے تو اس وقت جلد کے اندر ایک کیڑا پیدا ہو جاتا ہے جو اس میں سوراخ کر دیتا ہے۔ ایسی کرم خوردہ کھال کو إهاب حلم کہتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے[29]

فانك والكتاب الى على　　كدابغة وقد حلم الأديم

دباغت کے مختلف مراحل کے لحاظ سے چمڑے کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں سب سے اہم یہ ہیں:-

(۱) المحرّم : وہ کھال جس کی دباغت ہی نہ کی گئی ہو۔ یا بالکل نئی کھال جو نرم نہ ہو۔ اس ضمن میں [illegible] سے نرم کی ہوئی کھال نہیں آتی۔

(۲) صلہ : دباغت سے قبل کوئی کھال خشک ہو جائے تو اسے صلہ کہتے ہیں

(۳) تجرّد : ادیم یعنی کچے چمڑے پر سے بالوں کا دور کرنا ہے گویا سب سے پہلا عمل ہوتا ہے۔

(۴) کشوء : [illegible] کھال کو لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں اور وہ اسی میں خشک ہو جاتی ہے۔

(۵) [illegible] : اس عمل میں کھال پر سے گندگی وغیرہ کو چھیلا جاتا ہے۔

---

۲۹ ابن درید : الجمہرہ [illegible]

(۶) معس : کھال کو دباغت کے دوران نرم کرنا۔

(۷) امراق : جلد پر سے بال اترنے کا وقت یا بال اتارنا۔

(۸) ثنائی یا سائی : جلد کو پھاڑنا اور اس کے حصے الگ الگ کرنا

(۹) تمائی : جلد پھیلانا تاکہ وہ کھل جائے

(۱۰) قضی : جلد کا دباغت کے دوران خراب ہو جانا۔

(۱۱) مغمول : پانی دینے والے عرصہ میں کھال کی کہیں سے تہہ بن جانا جب یہ تہہ کافی عرصہ تک رہے تو وہ خراب ہو جاتی ہے۔ (۱۲) المنیئة : دباغت کے عمل کے دوران جب جلد پر ایک مرتبہ پورا عمل ہو چکا ہے، اسے منیئة کہتے ہیں۔ (۱۳) الافق : اس عرصہ کے دوران یہ نام ہوتا ہے جب اسے رنگ دیا جا رہا ہوتا ہے۔ یعنی دباغت کی شے پر پانی ڈال کر جلد کو رنگ دے رہے ہوتے ہیں۔

(۱۴) الصفوف : وہ نیا چمڑا جس پر دباغت کے وقت پانی ڈالا جاتا ہے اور جب اس سے پانی باہر نکلتا ہے تو اس پانی کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ (۱۵) ممعوس : وہ جلد جس کو دباغت کے وقت کافی حرکت دی گئی ہو۔ اور ہاتھ سے خوب مارا گیا ہو۔

(۱۶) تظفیر : جلد کو ناخنوں کے ساتھ نرم کرنا۔ (۱۷) الدعك : جب کھال کو بہت زیادہ دلک کیا جائے۔ (۱۸) ملوف : اتنی زیادہ دلک کرنا کہ جلد نرم ہو جائے۔

(۱۹) عفس : دباغت کے دوران چمڑے کو دلک کرنا۔

(۲۰) حثم : ہاتھ کے ساتھ دلک کرنا۔

(۲۱) تسریه : کھال کو تیل یا کوئی چکنائی لگانا۔

(۲۲) قفل : کھال کو دباغت کے بعد خشک کرنا۔

(۲۳) الغاضر : وہ کھال جس کی دباغت بہت عمدہ طریقے سے کی گئی ہو۔

(۲۴) البضر : دو کھالوں کو ایک دوسرے کے ساتھ کسی عمل کی غرض کے لئے سی دینا۔

(۲۵) تنمیق : جلد پر نقش و نگار بنانا۔

(۲۶) الجُزاز : جب جلد کو دباغت کے بعد کاٹا جائے تو اس سے جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بچ رہیں۔

(۲۷) الحطّ : وہ عمل ہے جو محط کے ساتھ ادیم کو نرم کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ (مسلسل)